کلام: گوہرؔ جارچوی

عباسؑ اِس کا نام ہے

عباسؑ اِس کا نام ہے شیروں کا شیر ہے
سینوں کو پھاڑ دیتا ہے ایسا دلیر ہے
میدان صاف سامنے آنے کی دیر ہے
دنیا تو اِس کے سامنے مٹی کا ڈھیر ہے
چاہے تو آفتاب کو ذروں میں بانٹ دے
آئے جلال میں تو اجل کو بھی ڈانٹ دے
جس کا کوئی جواب نہیں وہ سوال ہے
اِک معجزوں کی فوج ہے اوجِ کمال ہے
کہتا ہے ہر عروج کہ یہ لازوال ہے
جَلِ جَلالَہُ کی طرح ذوالجلال ہے
ہلکی سی سانس لے تو ہوا کانپنے لگے
طوفان دیکھتے ہی اِسے ہانپنے لگے
قرآن کُھل کے دیتا ہے یہ حلفیہ بیان
حیدرؑ خدا کا مان ہے حیدرؑ کا ہے یہ مان
بُت خانے اِس کو دیکھ کے دینے لگیں اذان
ہے اِس کا خاندان ہی رزاق خاندان
دیتا ہے رزق فاقہ زَدہ کائنات کو
کہتا ہے اپنا ہاتھ خدا اِس کے ہاتھ کو

ترتیبِ دو جہاں کی غزل اِس کے پاس ہے
آج اِس کی دسترس میں ہے کل اِس کے پاس ہے
قسمت کے مسئلوں کا بھی حل اِس کے پاس ہے
ہر ایک اختیارِ عمل اِس کے پاس ہے
زندہ نہ رکھ سکے گا کوئی کائنات کو
گر یہ طلاق دے دے عروسِ حیات کو
چھوٹی ہیں اِس کے سامنے ساری بڑائیاں
نظروں سے کاٹتا ہے کلا کی کلائیاں
دیتی ہے موت پیروں میں پڑ کر دُہائیاں
بَن کر کنیز رہتی ہیں معجز نمائیاں
حیرانیوں کی راہ پہ عقلوں کو چھوڑ دے
دریا بھی سوکھ جائے جو پانی نچوڑ دے
صفین میں لڑی وہ لڑائی کہ الاماں
دَر کھولے اِس نے تیغ سے جسموں کے درمیاں
رَن میں پڑے تھے روحوں کے اُجڑے ہوئے مکاں
سہمی ہوئی تھی موت بھی یہ دیکھ کر سماں
جسموں کو کاغذوں کی طرح پھاڑتا رہا
سب کو زمین کھودے بِنا گاڑتا رہا

شیرِ خدا نے ہنس کے کہا جیو میرے لعل
میداں کو تو نے کر دیا لاشوں سے مالامال
رکھے گا یاد سارا زمانہ تیرا جلال
تو نے تو پہلی جنگ میں ہی کر دیا کمال
آوارہ ہر نظر کو نظر بند کر دیا
سر سب کے کاٹ کاٹ کے سَر بند کر دیا

گوھرؔ نہیں ہے ایسا کوئی سورما دلیر
شیرِ خدا بھی پیار سے کہتے ہیں اِس کو شیر
شمشیر سے کٹائی میں کرتا نہیں ہے دیر
کرنے نہ دے گا دین میں دنیا کو ہیر پھیر
ہیبت سے اِس کی تخت بھی ہلتے ہیں تاج بھی
اِس کا غلام حُسنِ شجاعت ہے آج بھی